نبی کریم ﷺ کا درود سننا!

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

نبی کریم ﷺ کا اپنی قبر میں درود وسلام سننا شرعی دلیل سے ثابت نہیں، تو جو لوگ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں درود وسلام سنتے ہیں، یہاں ان کے دلائل کا جائزہ لیا جائے گا۔

روایت نمبر:①

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ .

''جو آدمی مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھے گا، میں اسے سنوں گا اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے گا، مجھے اس کا درود پہنچا دیا جائے گا۔''

(شعب الأيمان للبيهقي : 1481، حياة الانبياء في قبورهم للبيهقي : 19، الضّعفاء للعقيلي : 4/136-137؛ تاريخ بغداد للخطيب : 3/292؛ الترغيب والترهيب لأبي القاسم الأصبهاني : 1666)

تبصرہ:

یہ حدیث سخت ترین ضعیف ہے۔

① محمد بن مروان سدی کے کذاب اور متروک ہونے پر اجماع ہے، اس پر

امام احمد بن حنبل، امام ابو حاتم رازی، امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام نسائی، امام جوزجانی اور امام ابن عدی رحمہم اللہ وغیرہم کی سخت جروح ثابت ہیں۔

② سلیمان بن مہران اعمش ''مدلس'' ہیں، جو''عن'' سے روایت کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ محدثین کرام اعمش کی ابو صالح سے عن والی روایت کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

امام عقیلی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَا أَصْلَ لَهٗ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَلَا يُتَابِعُهٗ إِلَّا مَنْ هُوَ دُونَهٗ .

''اعمش کی روایت کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے اور نہ یہ حدیث محفوظ ہے، محمد بن مروان کی متابعت اس سے بھی کمزور راوی کر رہا ہے۔''

(الضعفاء الكبير : 4/137)

بیہقی کی روایت میں ابوعبدالرحمٰن عن الاعمش ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ فِيمَا أَرٰى وَفِيهِ نَظَرٌ .

''میرے خیال میں یہ ابوعبدالرحمٰن راوی محمد بن مروان سدی ہے اور اس میں کلام ہے۔''

(حياة الأنبياء في قبورهم، ص 103)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ .

''یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔'' (الموضوعات :303/1)

حافظ ابن دحیہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔

(تخریج أحادیث الکشاف للزیلعي : 135/3)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ، تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ الصَّغِيرُ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

''اس کی سند محل نظر ہے، اس کو بیان کرنے میں محمد بن مروان سدی صغیر متفرد ہے اور وہ متروک ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 228/5)

یہ روایت ان الفاظ سے بھی آتی ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا وُكِّلَ بِهَا مَلِكٌ يُبَلِّغُنِي وَكُفِيَ بِهَا أَمْرَ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهٗ وَكُنْتُ لَهٗ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا.

''جو آدمی مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھے گا، میں اسے سنوں گا اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھے گا، اس درود پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا، جو اسے مجھ تک پہنچا دے گا، اس درود کے ذریعے اس شخص کے دنیا و آخرت کے معاملات سدھر جائیں گے اور میں اس کے لئے گواہ اور سفارشی بن جاؤں گا۔''

(شعب الأیمان للبیهقي :1481؛ تاریخ بغداد للخطیب : 291/3-292؛ واللّفظ لهٗ، التّرغیب والترهیب لأبي القاسم الأصبهاني : 1698)

تبصرہ:

یہ سند موضوع (من گھڑت) ہے،

① محمد بن مروان سدی متروک وکذاب ہے۔

② محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی کدیمی راوی وضاع ہے۔

③ اعمش مدلس ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ عَلَى الْأَعْمَشِ بِإِجْمَاعِهِمْ.

''محدثین کا اجماع ہے کہ یہ حدیث اعمش سے منسوب گھڑنتل ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی: 241/27)

تنبیہ:

ایک سند میں محمد بن مروان سدی کی متابعت ابو معاویہ محمد بن خازم ضریر نے کی ہے، جس کے یہ الفاظ ہیں:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ أُعْلِمْتُهُ.

''جو آدمی مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھے گا، میں اسے سنوں گا اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے گا، مجھے اس کے بارے میں بتایا جائے گا۔''

(جلاء الأفهام لابن القيم، ص 19؛ نقلًا عن الصلاة على النّبي لأبي الشيخ، اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص 283/1، نقلًا عن الثواب لأبي الشيخ)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

عبدالرحمٰن بن اعرج کی توثیق ثابت نہیں۔

لہٰذا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری:488/6) اور حافظ سخاوی رحمہ اللہ (القول البدیع، ص154) کا اس کی سند کو ''جید'' کہنا جید نہیں، بلکہ تعجب خیز ہے۔

روایت نمبر ②:

سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَتنِي صَلَاتُهٗ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبعْدَ وَفَاتِي إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .

''جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو، کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو آدمی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ جہاں بھی ہو، مجھے اس کا درود پہنچ جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کی وفات کے بعد بھی ہم یہ عمل جاری رکھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! میری وفات کے بعد بھی۔ یقیناً اللہ رب العزت نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔''

(جلاء الأفهام لابن القيم ، ص 63، القول البديع للسخاوی : 164)

تبصرہ:

سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، سعید بن ابی ہلال کا سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سماع و ملاقات ثابت نہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو تقریب التہذیب (2410) طبقہ سادسہ (چھٹے طبقہ) میں ذکر کیا ہے، اس طبقہ کے راویوں کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِنَّ اِسْنَادَهٗ لَا يَصِحَّ .

''اس کی سند صحیح نہیں ہے۔''

(القول البدیع للسخاوی : 164)

روایت نمبر ۳:

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزدیک سے اور دور سے درود بھیجتے ہیں اور بعد میں آنے والے بھی بھیجیں گے، کیا یہ سب درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے جاتے ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَسْمَعُ صَلَاةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَأَعْرِفُهُمْ .

''میں اہل محبت کا درود سنتا اور انہیں پہچانتا ہوں۔''

(دلائل الخیرات، ص 32)

تبصرہ:

یہ بے سند اور جھوٹی روایت ہے۔

روایت نمبر ④:

سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْتُونَكَ فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْكَ أَتَفْقَهُ سَلَامَهُمْ؟، قَالَ: نَعَمْ وَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

''میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی، عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کچھ لوگ آپ ﷺ پر سلام پیش کر رہے ہیں، کیا آپ ﷺ ان کا سلام سمجھتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں! میں ان کا جواب بھی دیتا ہوں۔''

(شعب الأيمان للبيهقي: 3868؛ حياة الأنبياء في قبورهم للبيهقي: 19)

تبصرہ:

سخت ضعیف ہے۔

① عبدالرحمٰن بن ابی الرجال کا سلیمان بن سحیم سے سماع ثابت نہیں ہو سکا۔

② سوید بن سعید حدثانی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوْقٌ فِي نَفْسِهٖ اِلَّا أَنَّهٗ عُمِيَ فَصَارَ يَتَلَقَّنُ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيْثِهٖ.

''یہ بذات خود صدوق راوی تھا، مگر جب نابینا ہوا تو تلقین قبول کر لیتا تھا، جو اس کا بیان کردہ نہیں ہوتا تھا۔''

(تقريب التّهذيب: 2690)

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کا اس سے قبل از اختلاط روایت لینا ثابت نہیں۔

روایت نمبر ⑤:

سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا بَلَّغَنِي بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيهِ؛ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ .

''اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا، جسے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی صلاحیت عطا کی گئی ہو گی۔ روز قیامت تک جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ درود پڑھنے والے اور اس کے والد کا نام مجھ تک پہنچائے گا اور عرض کرے گا: اللہ کے رسول! فلاں کے بیٹے فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔''

(مسند البزّار : 254/4، ح : 1425، التاريخ الكبير للبخاري : 416/6، مسند الحارث : 962/2، ح : 1063، الترغيب لأبي القاسم التيمي : 319/2، ح : 1671)

ابوالشیخ ابن حیان اصبہانی رحمہ اللہ (العظمۃ : 263/2) اور امام طبرانی رحمہ اللہ (المعجم الکبیر، جلاء الافہام لابن القیم، ص 84، مجمع الزوائد للہیثمی : 162/10، الضعفاء الکبیر للعقیلی : 249/3) کے بیان کردہ الفاظ یہ ہیں:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا اَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا، وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِي إِذَا مِتُّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً، إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيهِ، قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا، فَيُصَلِّي الرَّبُّ عَزَّ

وَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا .

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جسے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی صلاحیت عنایت کی گئی ہے۔ وہ میری موت کے بعد قیامت تک میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ میرا جو بھی امتی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس درود کو پڑھنے والے اور اس کے والد کے نام سمیت مجھ تک پہنچاتے ہوئے عرض کرے گا: اے محمد (ﷺ)! فلاں بن فلاں نے آپ پر اتنا اتنا درود بھیجا ہے۔ اللہ عزوجل اس شخص پر ایک مرتبہ درود پڑھنے کے عوض دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔''

تبصرہ:

روایت سخت ضعیف ہے۔

① عمران بن حمیری جعفی مجہول الحال ہے، سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: 223/5) کے کسی نے توثیق نہیں کی۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

''اس کی متابعت نہیں کی گئی۔'' (التاریخ الکبیر: 416/6)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں کوئی جرح وتعدیل ذکر نہیں کی۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''یہ غیر معروف ہے۔''

(میزان الاعتدال: 236/3)

حافظ منذری رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

(القول البديع للسخاوي، ص 119)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ، حافظ ذہبی رحمہ اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قَالَ صَاحِبُ الْمِيزَانِ : لَا يُعْرَفُ .

''صاحب میزان الاعتدال (حافظ ذہبی رحمہ اللہ) کا کہنا ہے کہ یہ راوی نامعلوم ہے۔''

(مجمع الزوائد : 162/10)

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ، علامہ ہیثمی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لَمْ أَعْرِفْهُ . ''میں اسے پہچان نہیں پایا۔''

(فيض القدير : 612/2)

② نعیم بن ضمضم ضعیف ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف الحدیث راوی ہے۔

(المغني في الضعفاء : 701/2)

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

نَعِيمُ بْنُ ضَمْضَمَ ضَعِيفٌ .

''نعیم بن ضمضم ضعیف ہے۔''

(مجمع الزّوائد : 162/10)

اس کی توثیق ثابت نہیں۔

روایت نمبر ⑥:

قَالَ (شِيرْوَيْهِ بْنُ شَهْرِدَارَ) الدَّيْلَمِيُّ : أَنْبَأَنَا وَالِدِي (شَهْرِدَارُ

بْنُ شِيرْوَيْهِ) : أَنْبَانَا أَبُو الْفَضْلِ الْكَرَابِيسِيُّ (مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ) : أَنْبَانَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ تُرْكَانَ (الْفَرْضِيُّ) : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ (لَعَلَّهُ ابْنُ مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ أَبُو عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ) : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ الْمَرْوَزِيُّ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِي مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِي، فَإِذَا صَلّٰى عَلَيَّ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِي، قَالَ لِي ذٰلِكَ الْمَلَكُ : يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ فُلانَ ابْنَ فُلانٍ صَلّٰى عَلَيْكَ السَّاعَةَ .

''سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرنا۔ اللہ تعالیٰ میری قبر کے پاس ایک فرشتے کو مامور کرے گا۔ جب میری امت میں سے کوئی فرد مجھ پر درود بھیجے گا، تو یہ فرشتہ میری جناب میں عرض کرے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں بن فلاں نے ابھی آپ پر درود بھیجا ہے۔''

(اللآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة للسيوطي : 259/1، الصّحيحة للألباني : 1530)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① بکر بن خداش مجہول الحال ہے، سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : 148/8) کے کسی نے توثیق نہیں کی۔

② محمد بن عبد اللہ بن صالح مروزی کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

③ ابو الفضل کرابیسی کے حالات اور توثیق بھی نہیں ملی۔

حافظ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فِي سَنَدِهٖ ضَعْفٌ . ''اس کی سند میں کمزوری ہے۔''

(القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع، ص 161)

یوں یہ دونوں روایات بلحاظِ سند ضعیف ہیں۔

روایت نمبر ⑦:

سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ، يُبَلِّغُونِّي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ، قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ، تُحَدِّثُونَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ، تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَاَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُّ اللّٰهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَاَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ .

''زمین میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے گشت کر رہے ہیں، جو میری امت کی طرف سے پیش کیا گیا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے کہ ہم آپس میں ہم کلام ہوتے رہتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہوگی کہ تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے رہیں گے۔ میں جو بھلائی دیکھوں گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور جو بُرائی دیکھوں گا، تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کروں گا۔''

(مسند البزّار : 308/5، ح : 1925)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① امام سفیان ثوری رحمہ اللہ بصیغہ عن روایت کر رہے ہیں، مسلّم اصول ہے کہ ثقہ ''مدلس''، جب بخاری و مسلم کے علاوہ محتمل الفاظ سے حدیث بیان کرے، تو جب تک سماع کی تصریح نہ ملے، وہ ضعیف ہی ہوتی ہے۔

② عبد المجید بن ابی رواد بھی ''مدلس'' ہے۔ سماع کی تصریح موجود نہیں۔ نیز عبد المجید بن ابی رواد جمہور محدثین کرام کے نزدیک ضعیف اور مجروح بھی ہے، اس پر امام حمیدی رحمہ اللہ (الضعفاء الکبیر للبخاری : 307)، امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : 65/6)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (کتاب المجروحین : 160/2)، امام دارقطنی رحمہ اللہ (سوالات البرقانی : 317)، امام محمد بن یحییٰ بن ابی عمر رحمہ اللہ (الضعفاء الکبیر للعقیلی : 96/3، وسندہ صحیح)، امام ابن سعد رحمہ اللہ (الطبقات الکبریٰ : 500/5)، امام ابن عدی رحمہ اللہ (الکامل فی ضعفاء الرجال : 346/5)، امام ابوزرعہ رحمہ اللہ (اسامی الضعفاء : 637) وغیرہم نے سخت جروح کر رکھی ہیں۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ كَثِيرُوْنَ .

''یقیناً اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المغني عن حمل الأسفار في تخريج الأحياء : 144/4)

لہٰذا حافظ بوصیری رحمہ اللہ کا اسے وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ کہنا صحیح نہیں۔

روایت نمبر ⑧:

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةِ مِنَ الصَّلَاةِ؛ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِينَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ، وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا، وَوَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ مَلَكاً يُدْخِلُهُ عَلٰى قَبْرِي كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا، إِنَّ عِلْمِي بَعْدَ مَوْتِي كَعِلْمِي فِي الْحَيَاةِ .

''جو آدمی مجھ پر جمعہ کے دن اور رات سو مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کر دیتا ہے، جن میں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی شامل ہوتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دے گا، جو وہ درود اس طرح میری قبر انور میں پیش کرے گا، جس طرح تمہیں تحائف پیش کیے جاتے ہیں، میرا علم وفات کے بعد میری دنیاوی حیات کی مثل ہے۔''

(الفوائد لابن مندة : 56، الترغيب والترهيب لأبي القاسم الأصبهاني : 320/2،

(ح : 1674)

تبصرہ:

یہ جھوٹی اور باطل روایت ہے، حکامہ بنت عثمان کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا شَيْءَ . ''اس کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(الثّقات : 194/7)

اس کی توثیق ثابت نہیں، لہٰذا یہ مجہولۃ الحال ہے۔

حافظ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرْوِي عَنْهُ حَكَّامَةُ ابْنَتُهُ أَحَادِيثَ بَوَاطِيلَ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ .

''عثمان بن دینار سے اس کی بیٹی حکامہ نے باطل روایتیں بیان کی ہیں، جن کی کوئی اصل نہیں۔''

(الضعفاء الکبیر : 200/3)

نیز فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُ حَكَّامَةَ تُشْبِهُ حَدِيثَ الْقُصَّاصِ، لَيْسَ لَهَا أُصُولٌ .

''احادیث حکامہ حدیث قصاص کی ہم مثل ہیں، ان کی کوئی بنیاد نہیں۔''

(الضعفاء الکبیر : 200/3)

حکامہ کے باپ عثمان بن دینار کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (194/7) میں ذکر کیا ہے، ان کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا شَيْءَ .   ''اس کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(میزان الاعتدال : 33/3)

روایت نمبر ⑨:

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِينَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ، وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا، ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهٗ فِي قَبْرِهٖ كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا، يُخْبِرُنِي مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ إِلٰى عَشِيرَتِهٖ فَأُثْبِتُهٗ عِنْدِي فِي صَحِيفَةٍ بَيْضَاءَ .

''بے شک روز قیامت ہر ایک مقام پر آپ میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے، چنانچہ جو آدمی مجھ پر جمعہ کے دن اور رات درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کر دیتا ہے، جن میں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی شامل ہوتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، جو وہ درود اس طرح میری قبر انور میں پیش کرے گا جس طرح آپ کو تحائف پیش کیے جاتے ہیں، وہ فرشتہ مجھے اس شخص کا نام اور اس کے خاندان کا سلسلہ نسب بتائے گا، پس میں یہ ساری معلومات

اپنے پاس ایک روشن کتاب میں محفوظ کرلوں گا۔''

(شعب الإيمان للبيهقي : 2773؛ حياة الأنبياء في قبورهم للبيهقي : 13؛ فضائل الأوقات للبيهقي : 276؛ تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 301/54)

تبصرہ:

روایت سخت ضعیف ہے، اس میں وہی علتیں ہیں جو اوپر والی حدیث میں موجود ہیں۔

روایت نمبر ⑩:

حاتم بن وردان کا بیان ہے:

كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُوَجِّهُ بِالْبَرِيدِ قَاصِدًا إِلَى الْمَدِينَةِ، لِيُقْرِيَ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ایک قاصد کو ڈاک دے کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ کرتے کہ وہ ان کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کرے۔''

(شعب الأيمان للبيهقي : 3869)

تبصرہ:

سند ضعیف اور باطل ہے۔

① ابراہیم بن فراس کی توثیق نہیں ملی۔

② اس کا استاذ احمد بن صالح رازی بھی مجہول ہے۔

روایت نمبر ⑪:

یزید بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، إِذْ كَانَ خَلِيفَةً، بِالشَّامِ، فَلَمَّا وَدَّعْتُه قَالَ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، إِذَا أَتَيْتَ الْمَدِينَةَ فَتَرٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاقْرَئْهُ مِنِّي السَّلَامَ.

''میں امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خلافت کے زمانے میں ان کے پاس شام میں گیا۔ جب میں واپس ہونے لگا تو انہوں نے فرمایا: مجھے تم سے ایک کام ہے، وہ یہ کہ جب مدینہ منورہ میں جاؤ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرو، تو میری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کرنا۔''

(شعب الإيمان للبيهقي: 3870، تاريخ دمشق لابن عساكر: 203/65)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، رباح بن بشیر مجہول ہے۔ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے اسے ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ (الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 490/3)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: 242/8) کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

روایت نمبر ⑫:

نُبَیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ کعب احبار رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا، کعب کہنے لگے:

جب بھی دن طلوع ہوتا ہے، ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور قبر پر اپنے پَر لگاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔

(الزهد للإمام عبد اللّٰه بن المبارك : 1600، مسند الدّارمي :47/1، ح : 94، فضل الصلاة على النّبي لإسماعيل القاضي : 102، حلية الأولياء لأبي نعيم : 390/5)

تبصرہ:

نُبَیْہ بن وہب کا کعب احبار سے سماع ولقا ثابت نہیں۔لہٰذا سند منقطع ہے۔امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ ایک منقطع روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

دَخَلَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِي الْاَحَادِيثِ الْمُنْقَطِعَةِ الَّتِي لَا يَحْتَجُّ أَهْلُ الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهَا .

''یہ حدیث منقطع روایات میں سے ہے،جنہیں محدثین قابل حجت نہیں سمجھتے۔''

(شرح مشكل الآثار : 36/10، ح : 4140)

الحاصل:

دین قرآنِ کریم اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ تعلیمات کا نام ہے۔سند امت ِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا امتیازی وصف اور خاص شناخت ہے۔مسلمانوں کا پورا دین صحیح احادیث میں موجود ہے۔دین اسلام کو ضعیف اور من گھڑت روایات کی کوئی ضرورت نہیں۔اہل حق کو صرف وہی احادیث کافی ہیں،جو محدثین کے اصولوں کے مطابق صحیح ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح احادیث ہی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔